

مکتوب تھائی لینڈ

تھائی لینڈ کی مسلم اقلیت پر کیا گزر رہی ہے

(وقائع نگار خصوصی الحق میثم تھائی لینڈ)

جب سے تھائی لینڈ کے مسلمان (پٹانی) حکومت تھائی لینڈ کے نرغے میں پھنسے ہیں اس وقت سے آج تک ان پر قیامت برپا ہے۔ اور خدا جانے وہ طاغوتی طاقت کے نیچے کب تک رہیں گے۔ کبھی تو مسلمانوں اور حکومت کے درمیان بات چیت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اچانک حکومت عوام پر ظلم و ستم شروع کر دیتی ہے۔ خفیہ اور ظاہری طریقے تمام کے تمام بروئے کار لائے جاتے ہیں۔

حکومت کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے لاتعداد مسلمان لیڈر لقمہ اجل بن گئے۔ جن کے قتل کی وجوہات یا آج تک معلوم نہ ہو سکے۔ اور متعدد لیڈر اغوا کر لئے گئے۔ جن کی موت یا حیات کا پتہ تاحال کسی کو معلوم نہیں۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد ۱۹۴۵ء میں جب کہ مسلمانوں اور حکومت تھائی لینڈ کے درمیان بات چیت شروع ہوئی اور یہ فیصلہ طے پایا کہ مسلمان اپنی طرف سے متفقہ طور پر اپنے مطالبات پیش کریں۔ اور اپنا ایک نمائندہ حکومت سے بات چیت کے لئے بھیج دیں۔ لہذا مسلمانوں نے محمد سلونگ بن عبد القدیر کو بات چیت کے لئے مقرر کیا۔ جناب حاجی محمد سلونگ بن عبد القدیر ایک جید عالم اور عمرانیات کے ماہر انسان تھے۔ اور عوام کے مشہور لیڈر کی حیثیت سے مشہور تھے۔ حاجی موصوف اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ عوام کی طرف سے نمائندگی کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ اور اس بات چیت میں کئی سال بیت گئے۔ آخر ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۸ء تک یہ بات چیت ہوتی رہی۔ مگر کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا۔

بالآخر مسلمانوں کی طرف سے حاجی محمد سلونگ بن عبد القدیر نے سات نکات پر مشتمل ایک دستاویز حکومت کو پیش کی جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

- ۱۔ پٹانی کے تمام صوبوں کا ایک ہی مسلمان گورنر ہو۔ جو یہاں کے عوام منتخب کریں گے۔ (یاد رہے کہ پٹانی کے اس وقت سے لے کر آج تک چار ہی صوبے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ پٹانی۔ یلاستون اور نراتیواٹ)
- ۲۔ ان چار صوبوں کی تمام آمدنی انہی صوبوں پر خرچ کی جائے۔

۳۔ سکندری کلاسوں کے نصاب ملائی زبان میں ہوں جو یہاں کے باشندوں کی مادری زبان ہے۔

۴۔ ان چاروں صوبوں میں ۸۰ فیصد ملازمین یہاں کے باشندے ہوں۔

۵۔ ان چاروں صوبوں میں تھائی زبان کے ساتھ ساتھ ملائیشیا کی زبان بھی سرکاری زبان قرار دی جائے۔

۶۔ ان چاروں صوبوں میں مکمل اسلامی آئین نافذ کیا جائے۔ اور مسلمانوں کی رسومات کو تحفظ دیا جائے۔

۷۔ عدلیہ کو اسلامی آئین کے تحت احکامات صادر کئے جائیں۔

یہی وہ سات نکات تھے جو حاجی محمد سلونگ بن عبدالقدیر کی نمائندگی میں حکومت تھائی لینڈ کو پیش کئے گئے۔

اس میں علیحدگی اور خود مختاری کے مطالبہ کا اشارہ مک بھی نہیں۔ لیکن حکومت مسلمانوں سے خود مختاری

کے خدشات محسوس کرنے لگی ہے۔ اس بات چیت کے دوران پٹانی کا گورنر تبدیل کر دیا گیا۔ اور اس کی جگہ دوسرا

وفادار گورنر مقرر کر دیا گیا۔ ابھی اس گورنر کو متعین ہوئے صرف دو ہفتے ہی گزرے تھے کہ حاجی محمد سلونگ بن عبدالقدیر

کی گرفتاری کے احکامات جاری ہو گئے۔ ۱۶ جنوری ۱۹۸۸ء کو دن تھا اور اسی ہی دن کے غروب آفتاب ہونے کے ساتھ

ساتھ حاجی محمد سلونگ بن عبدالقدیر کی قسمت کا فیصلہ ہو چکا تھا کہ چار پولیس کے سپاہی بمعہ اسپیکر جنرل پولیس

حاجی صاحب کے گھر داخل ہوئے۔ اور حاجی صاحب سے کہا کہ گورنر صاحب نے آپ کو ملاقات کے لئے طلب کیا ہے۔ انہوں

نے گرفتاری کا اظہار اس لئے نہ کیا۔ کہ حاجی صاحب عوام میں بہت مقبول ہیں لہذا مزاحمت کے خطرہ کے پیش نظر ملاقات

کا بہانہ کر کے ۸ بجے حوالات میں بند کر دیا۔ اور ان کے ساتھ غیر انسانی سلوک کیا۔ دو دن بعد حاجی صاحب کو پٹانی کے

بڑے جیل میں منتقل کر دیا گیا۔ ابھی یہاں دو مہینے بھی پورے نہ ہوئے تھے کہ وہاں سے بھی خفیہ طور پر تبدیل کر دیا

حاجی صاحب موصوف چونکہ ایک عوامی لیڈر تھے اور عوام میں بے چینی پیدا ہو چکی تھی لہذا حکومت کو یہ فکر

دامنگیر ہوا کہ کہیں لوگ انہیں اغوانہ کر لیں۔ لہذا اس جیل سے حاجی صاحب کو صوبہ نخن سی تھارٹ کے بدترین جیل

میں تبدیل کر دیا۔

حاجی صاحب ایک خط میں رقم طراز ہیں

”میں موت کے انتظار میں گھنٹے اور منٹ گن رہا ہوں۔ میرے ساتھ جیل میں انتہائی ناروا سلوک کیا جاتا ہے۔

میں اپنے مافی اور مستقبل پر جب نگاہ ڈالتا ہوں تو انبیا کرام اور صحابہ کرامؓ کی زندگیاں میرے سامنے آ جاتی ہیں

کہ انہوں نے مجھ سے کہیں زیادہ اذیتیں اور کلیغیں برداشت کی ہیں۔ لہذا میرے لئے یہ عظیم سہارا ہے جو میں

دل کو دے رہا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صبر اور استقامت کی توفیق بخشے۔ اور روز قیامت انبیا

صلحا اور شہدا کی صف میں کھڑا کرے۔ آمین یا اللہ العالمین“

حاجی محمد سلونگ بن عبدالقدیر

یہ خط خفیہ طور پر صوبہ یلا میں شائع ہوا ہے۔ بعد ازاں حاجی صاحب مذکور کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ قرن قیاس یہی ہے کہ انہیں سزائے موت دے دی گئی ہے۔ حاجی صاحب کے علاوہ بھی سینکڑوں علماء کرام اور مجاہدان وطن کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

روزانہ اخبار تھائی رت ۵ فروری ۱۹۸۱ء کا بیان ہے کہ صوبہ پٹانی کی جامع مسجد کے پیش امام کو ایک نامعلوم شخص نے قتل کر دیا ہے۔ درحقیقت مولوی کا قتل حکومت کی سازش ہی سے ہوا ہے کیونکہ مولوی صاحب عوام میں بہت مقبول تھے۔ امامت اور خطابت کے علاوہ سیاسیات میں بھی ان کا بہت زیادہ عمل دخل تھا۔ لہذا موقع ملنے ہی انہیں شہید کر دیا۔ ضلع پٹانی کے دارالعلوم نور الاسلام کے ایک نوجوان استاد جناب محمد کی جن کی ۳۰ برس قلمی کوششیں شہید کر دیا گیا۔ مولانا محمد کی صاحب دارالعلوم نور الاسلام میں طلباء کو ابتدائی کتابیں پڑھاتے تھے اور گرد و نواح میں بھی بہت مقبول تھے۔ اسی طرح اکثر مسلمان شہید کر دیتے جاتے ہیں مگر قاتل گرفتار نہیں کئے جاتے۔ صاف ظاہر ہے کہ پس پردہ حکومت ہی یہ کارروائیاں کر رہی ہے جس کے باعث عوام دن بدن حکومت سے متنفر ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں کے خون کی یہ ارزانی ایک نہ ایک دن ضرور رنگ لائے گی۔

صوبہ یلا میں دو سال قبل ایک مسلمان کو شہید کیا گیا جو اپنے علاقے کا چیرمین بھی تھا اور خدمتِ خلق میں پیش پیش تھا۔ ایک فوجی نے اسے گولی ماری۔ مگر لوگوں نے فوری طور پر اس فوجی کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ حکومت نے چند یوم اسے جیل میں رکھ کر رہا کر دیا۔

اب بھی ان چاروں عسکریوں میں لاتعداد سکول اور کالج بند ہیں۔ حکومت اور عوام دونوں ایک دوسرے سے بدظن ہیں۔ کج کمیٹی کا ایک مشہور و معروف رکن جو ہر سال بحری راستے حجاج کو لے جاتا تھا اسے بھی شہید کر دیا گیا۔ غرضیکہ جو آدمی بھی عوام مقبول ہوا اسے شہید کر دیا جاتا ہے۔ اور اب مسلمانوں پر غیر مسلموں کے عقائد ٹھونسے جارہے ہیں۔ ۳ مارچ ۱۹۸۱ء کو ضلع یلا میں ایک سکول کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور دعا کے لئے بدھ مذہب کے علماء کو بلایا گیا اور سنگ بنیاد میں انہیں پیش پیش رکھا گیا۔ بعد میں مسلمانوں کے معززین کو آنے کی اجازت ملی۔ اور انہوں نے سنگ بنیاد کے لئے دعا کی۔ یہ وہ علاقہ ہے جہاں مسلمانوں کی ۸ فیصد آبادی ہے۔

سنگاپور کا ایک روزنامہ سٹریٹس ٹائم ۲۸ اپریل ۱۹۷۹ء اپنے نامہ نگار مس بارہ کے حوالہ سے لکھتا ہے۔

حکومت تھائی لینڈ کی پالیسی مسلمانوں کے وجود کے خلاف ہے۔ اور حکومت مسلمانوں کو یہاں سے نکال دینے کا تہیہ کر چکی ہے۔ مسلمانوں کو بلاوجہ قتل کر دیا جاتا ہے۔ اکثر فوج اور پولیس کے آدمی دوکان داروں سے پیسے ادا کئے بغیر سودا سلف زبردستی لے لیتے ہیں۔ فوج اور پولیس عوام سے تصادم کے مواقع خود مہیا کرتی ہے۔ مسلمانوں کی مذہبی اور سیاسی آزادی سب کر لی گئی ہے اور مسلمانوں سے غلاموں جیسا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔

یہ ایک بیرونی اخبار کا تاثر ہے۔ آخر کوئی ایسا ہے کہ جو پٹانی کے مسلمانوں سے ہمدردی کا اظہار کرے۔ آج تو تمام عالم اسلام اپنے پسینہ میں ڈوب رہا ہے تو وہ اقلیت کی حیثیت میں رہنے والے بھائیوں کی کیا مدد کرے گا۔ آج مسلمان عیاشی میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

۲۔ تجھ کو بتا دوں میں تقدیر کیا ہے شمشیر و سناں اول طاعون و رباب آخر

جو قوم اللہ تعالیٰ سے باغی ہو جاتی ہے اس کا انجام اس سے بھی بدتر ہو گا۔ پٹانی کے عوام اور علماء سے یہ اپیل ہے کہ آئیے ہم اپنے اپنے اعمال پر نظر ثانی کریں۔ تو اللہ تعالیٰ ہم سے یہ تمام مصائب دور فرما دیں گے۔ آج دنیا کے تمام ممالک سے مسلمانوں کے ساتھ ظلم و ستم کی آواز آرہی ہے۔ آج وہ مسلمان کہاں ہیں جو اپنے بھائیوں کے درد پر درد مند ہو جاتے تھے۔ مٹھی بھر بہو دی مسلمانوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور کافی حد تک کامیاب ہیں۔

وزیر اعظم کبیت سیدرا اسمبلی میں تقریر کے دوران کہتے ہیں:-

” اگر کوئی تھائی لینڈ میں رہنا نہیں چاہتا تو نکل جائے۔ مگر تھائی لینڈ کی سرزمین سے ہم جانے نہیں دیں گے۔“

دوسرا وزیر اعظم جن پورٹ سرٹ کہتا ہے:-

” اگر یہ لوگ سیامی ہیں تو ان کو سیامی زبان کیوں نہیں آتی۔ اور اگر سیامی زبان نہیں آتی تو سیام میں کیوں رہتے ہیں؟ وزیر داخلہ پرا پارٹے یوں کہتے ہیں:-

” اگر آپ نہ ہوں تو کوئی بات نہیں مگر ہم سیام کی سرزمین آپ کے ساتھ جانے نہیں دیں گے۔“

”سیاست دان کچھ سنگ قوم نامی پارٹی کے سربراہ لکھٹ پاموچ جو ۱۹۷۵ء میں دو سال تک وزیر اعظم رہے، کہا اگر کوئی سیام میں رہنا نہ چاہے تو بے شک نکل جائے مگر ہماری زمین اپنے ساتھ لے جائے۔“

ان چاروں معروف ہستیوں کے تاثرات آپ نے پڑھے۔ قارئین خود سوچیں کہ کفار مسلمانوں کے متعلق کیا عزائم رکھتے ہیں۔ تھائی لینڈ کے اخوان المسلمین عالم اسلام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ متحد ہو جائیں اور اسلام دشمن عناصر کا مقابلہ کریں۔ نوٹ:- بی بی سی ۱۲ مارچ ۱۹۸۱ء کے ایک نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ صوبہ یلا میں مسلمانوں نے بموں کے کئی دھماکے کئے جس سے سیاح لوگوں کی آمد و رفت پر کافی اثر پڑا ہے۔ نیز فلپائن میں باغی مسلمانوں اور حکومت کے مابین ایک جھڑپ میں ۴۰ مسلمان شہید ہو گئے۔ اور حکومت کے سخت اقدام کے باعث ہزاروں مسلمانوں نے اپنے گھر بار چھوڑ دیئے۔